حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے حضور ﷺ کے واسطے سے توبہ کی، اس کا حوالہ

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

وہ حدیث بتادیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر توبہ کی۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی قبول توبہ بوسیلہ محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم والی حدیث پاک کو حاکم، بیہقی، طبرانی، آجری، ابو نعیم، ابن عساکر، کنز العمال وغیرہ نے بیان کیا ہے۔

کنز العمال کے الفاظ یوں ہیں: "لما اقترف آدم الخطيئة قال: يارب! اسألك بحق محمد إلا غفرت لي، فقال الله تعالى: وكيف عرفت محمدا ولم أخلقه بعد، قال: يارب! لأنك لما خلقتني بيدك ونفخت في من روحك رفعت رأسي فرأيت على قوائم العرش مكتوبا "لا إله إلا الله محمد رسول الله" فعلمت أنك لم تضف إلى اسمك إلا أحب الخلق إليك، فقال الله عز وجل: صدقت يا آدم! إنه لأحب الخلق إلي وإذا سألتني بحقه فقد غفرت لك، ولولا محمد ما خلقتك" ترجمہ: جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی، تو انہوں نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا: اے میرے رب! میں تجھ سے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس طرح پہچان لیا حالانکہ ابھی تک میں نے انہیں پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے ستونوں پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہو سکتا ہے جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تو نے سچ کہا ہے مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں، اب جبکہ تم نے ان کے وسیلے سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف فرما دیا اور

اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو میں تجھے بھی تخلیق نہ کرتا۔ (کنز العمال، جلد 11، صفحہ 455، حدیث: 32138، مؤسسۃ الرسالۃ)

حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے نبی آخر الزمان محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا مانگی اور ان کی دعا قبول ہوئی۔ قرآن پاک میں ہے (فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ) ترجمہ کنزالایمان: پھر سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ (القرآن، پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت: 37)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ روح البیان میں فرماتے ہیں: "وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان آدم قال بحق محمد ان تغفرلی قال وکیف عرفت محمدا قال لما خلقتنی ونفخت فی الروح فتحت عینی فرأیت علی ساق العرش لا اللہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انہ اکرم الخلق علیک حتی قرنت اسمہ باسمک فقال نعم وغفر لہ بشفاعتہ" یعنی: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا مانگی الہی تو حق محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے مجھے معاف فرمادے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا تو نے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو کیسے جانا؟ عرض کی جب تو نے مجھے پیدا کیا اور مجھ میں روح پھونکی۔ تو میں نے اپنی آنکھیں کھولی تو میں نے دیکھا پایہ عرش پر لکھا تھا "لا اللہ الا اللہ محمد رسول اللہ" تو میں نے جان لیا کہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم مخلوق میں تیرے سب سے زیادہ محبوب بندے ہیں اس لئے تو نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ہاں اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے بخش دیا گیا (یعنی تمہاری لغزش کو معاف کردیا۔) (روح البیان، جلد 1، صفحہ 113، دار الفکر، بیروت)

امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی قبول توبہ بوسیلہ محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم والی حدیث پاک کو حاکم، بیہقی، طبرانی، آجری، ابونعیم، ابن عساکر وغیرہ کتب حدیث سے نقل کرکے اس کی سند پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "وقال صحیح الاسناد واقرہ علیہ العلامۃ ابن امیر الحاج فی الحلیۃ والسبکی فی شفاء السقام اقول والذی تحرر عندی انہ لا ینزل عن درجۃ الحسن، واللہ تعالی اعلم" یعنی: اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ روایت صحیح الاسناد ہے۔ علامہ ابن امیر الحاج نے حلیہ میں اور سبکی نے شفاء السقام

میں اس کو برقرار رکھا۔ میں کہتا ہوں جو میرے ہاں ثابت ہے وہ یہ ہے کہ یہ روایت حسن کے درجہ سے نیچے نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔" (حاشیہ فتاوی رضویہ، جلد30، صفحہ185، 186، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4085

تاریخ اجراء: 06 صفر المظفر 1447ھ/01 اگست 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net